سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے
پادری غلام مسیح صاحب] اڈیٹرز
میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

نور افشاں

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیئے
مضامین و اشتہارات وغیرہ
برای اندراج بنام اڈیٹرز
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء	نمبر ۱۲

غزل

دکتور مولوی حشمت اللہ حشمت لودیانوی

رام قتلی وما علیہ جناح — قتل عشاقہ علیہ مباح
تشنۂ بادۂ وصال توام — العطش یا حبیب ھات الراح
شب ہجر تو جاعل الظلمات — روز وصل تو فالق الاصباح
از مے وصل تو صبوح و غبوق — مست و مخمور را غدات و رواح
از نمک زار لعل شیرینت — آب حیواں ہے رند ملاح
بامن اوگن کہ مصلحت دانی — کہ مرا با صلاح گشت صلاح

قابل وصل نیستی حشمت
گفتگو را بماں مکن الحاح

مدرسہ علم آلہی بریلی میں اسلامی تعلیم کا سلسلہ

سال گذشتہ میں یروشلم کانفرنس نے یہ تجویز کی تھی کہ ہر ایک ملک میں جہاں رہنماؤں کی تعلیم ہوتی ہے۔ ہر ایک علم آلہی کے مدرسہ کے ساتھ عربی اور اسلامی تعلیم دینے کا انتظام کیا جائے بریلی علم آلہی کے مدرسہ کے بورڈ آف ٹرسٹی کو اختیار دیا گیا کہ وہ ۱۹۲۵ء میں مدرسہ مذکور کے ساتھ اسلامی تعلیم کا ایک شعبہ قائم کرے۔ اس لئے بریلی علم آلہی کے مدرسہ کے پرنسپل نے خوشی سے یہ بات مشتہر کرنا مناسب سمجھی ہے کہ اسلامی تعلیم کے لئے ابتدائی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ جس سے شعبہ مذکور کا قیام ممکن ہو گیا ہے۔ یہ کوئی آسان کام تو نہیں ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے ٹرینڈ معلم حاصل کرلئے جائیں۔ لیکن تو بھی مدرسہ مذکور پادری انوار الحق صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھانے میں اپنے آپ کو خوش قسمت خیال کرتا ہے۔ آپ نے قاہرہ کے سکول میں اپنا تعلیمی کورس ختم کیا ہے۔ آپ کو عربی زبان سے اہل واقفیت حاصل ہے۔ آپ کو سکول کے مقررہ مضامین پر عبور حاصل ہے۔ آپ کی ڈاکٹر زویمر نے زبردست سفارش کی ہے۔ آپ کے سوا ایک اور مولوی بھی آپ کی امداد کے لئے رکھا جائیگا۔ جو درسی کتابوں کے پڑھانے میں آپ کا مددگار ہوگا۔ دیگر لیکچرر بھی وقتاً فوقتاً لیکچر دینے کے لئے بلائے جائینگے۔

فی الحال کورس ایک سال کا مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے وہی صاحبان فیضیاب ہو سکینگے جنکو کم از کم اردو زبان کا معقول علم ہوگا اور مسلمانوں میں مسیحی خدمت کرنے کا اچھا خاصہ تجربہ ہوگا۔ ہر ایک مشن اپنے طلباء بھیج سکتی ہے جو خوشی سے قبول کئے جائینگے۔ خواہ ہند کے کسی صوبہ اور حصہ میں کام کرنے والی ہو۔ ہر ایک طالب علم سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ خود درسی کتابوں کا سٹیشنری کا خوراک و پوشاک اور بستر وغیرہ کا ذمہ وار ہوگا۔

ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ زویمر کو اس جماعت کے کھولنے سے بڑی مسرت ہوئی۔ آپ نے طلباء کی سکالر شپ کے لئے ایک سو ڈالر بھی دیئے ہیں۔ یہ سال اوّل کے لئے ہے۔

جو مشنری چاہتے ہیں کہ مدرسہ مذکور میں اپنے طلباء کو بھیجیں انہیں طلباء کی رہائش کے لئے بہت جلد درخواستیں بھیجنا چاہئے۔ بارہ طلباء سے زیادہ کے لئے رہائش کا انتظام فی الحال آسان نہ ہوگا۔ مزید آگاہی کے پرنسپل تھیولاجیکل سیمنری ایم۔ ای مشن بریلی سے خط و کتابت کریں۔

خلاصہ مضامین ۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۶ء تک

حصہ اول ۔ ۱۔ عربی ۲۔ اسلام کی اُٹھان اور اُس کا پھیلاؤ ۔ ۳۔ قرآن کا دیباچہ ۔ ۴۔ اسلامی علم الٰہی اور فقہ و شریعت ۵۔ تجربہ اور کام ۔

حصہ دوم ۔ ۱۔ عربی ۲۔ تلاوت قرآن ۔ ۳۔ اسلامی صوفیت ۴۔ مسلمانوں تک پہنچنے کے طریقے ۔ ۵۔ تجربہ اور کام ۔

درس تدریس کا بیان

۱۔ عربی زبان ۔ اس کورس کا مقصد جو کہ تمام سال جاری رہیگا یہ ہے کہ طلباء کو عربی زبان سے اس قدر واقف کرایا جائے کہ وہ قرآن کو بخوبی پڑھ سکیں اور سمجھ سکیں ۔

۲۔ اسلام کی اُٹھان اور اُس کے پھیلاؤ کی تعلیم سے یہ غرض ہے کہ طلباء کو قبل اسلام اور زمانہ اسلام اور حضرت محمد کی زندگی اور خلفاءِ راشدین کے حالات سے واقف کرایا جائے اور اسلام کی ترقی اور اُسکی مختلف صورتوں سے آگاہ کیا جائے ۔

۳۔ قرآن کے دیباچہ میں قرآن کی تاریخی ترقی اور اُس کے بعض منتخب حصوں کی مختلف قرأتوں کا بیان کر دیا جائے ۔

۴۔ اسلامی علم الٰہی وغیرہ کے ضمن میں مسلم علم الٰہی اور شریعت و فقہ کی ترقی کا بیان کیا جائیگا ۔

۵۔ تلاوت قرآن میں جو سال کے دوسرے حصہ میں شروع ہوگا طلباء کو قرآن کے اصولوں سے آگاہ کیا جائیگا اور تفاسیر کے استعمال کے فوائد سے آگاہ کیا جائیگا ۔

۶۔ اسلامی صوفیت کے ضمن میں صوفیت کی حقیقت بیان کی جائیگی ۔ اور درویشی کے راز فاش کئے جائینگے خصوصیت سے امام غزالی کو مد نظر رکھا جائیگا ۔

۷۔ مسلمانوں سے ملنے کے طریقوں میں اُن اعتراضات کے جواب سکھائے جائینگے جو مسلمان مسیحیت پر کرتے آئے ہیں ۔ اور ان بہترین صورتوں پر روشنی ڈالی جائیگی جو مسیحیت کو مسلم دلوں تک پہنچانے کی ہیں ۔

۸۔ تجربہ اور کام کے سلسلے میں سکول اور درسی کتابوں سے باہر ہر ایک طالب علم ذیل کی باتوں کی بابت کچھ کچھ دریافت کر کے رپورٹ کیا کریگا عقیقہ کی رسم ۔ ختنہ کی رسم مسلمانوں کی شادیاں ۔ مسلمانوں کی تجہیز و تکفین ۔ عرس اور مکتب مدرسہ عیدیں عید الفطر ۔ عید الضحٰے ۔ ہر ایک طالب سے یہ بھی امید کی جائیگی کہ وہ ایک حد تک شخصی کام بھی کرے مخصوصًا مسلمانوں میں مسیحی لٹریچر کی اشاعت کرنا ضروری سمجھا جائیگا ۔

ایم ۔ ٹی ۔ ٹائٹس

مولینا نصیر الدین کرنالوی

ہم مولینا نصیر الدین صاحب کی صحت و شفا کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں ۔ ناظرین کرام کی آگاہی کے لئے ذیل کا خط بجنسہٖ درج اخبار کرتے ہیں جو جناب کے دستِ مبارک سے لکھا گیا ہے ۔ اس سے آپ کی تکلیفات اور نشفا کا کچھ حال معلوم ہو جائیگا ۔ ایڈیٹر ۔

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں ۔

تسلیم ۔ میری خاموشی کی وجہ آپ کو معلوم ہے ۔ افسوس ہے کہ علالت کے باعث میں عرصۂ دراز سے نور افشاں کی خدمت کرنے سے معذور رہا ۔ میرا جسم زار متعدد بیماریوں کا معجون مرکب تھا ۔ خلطِ بلغم کی افزونی ۔ متواتر زکام ۔ درد سر ۔ اعضا شکنی ۔ پائیریا انسومنیا یعنی بے خوابی وغیرہ وغیرہ امراض نے مجھے بہت تنگ کر رکھا تھا ۔ اوّل الذکر مرض نے ایسا ستا رکھا تھا کہ ہر ماہ میں دو مرتبہ متلی کے سبب بے ہوشی طاری ہو جایا کرتی تھی اور کئی ایام تک چارپائی سے اُٹھنا محال ہوتا تھا ۔ ۳ دقیقہ تک تنقیہ نہیں کیا جاتا تھا طبیعت صاف نہیں ہوتی تھی ۔ گزشتہ دو سال کی محنت شاقہ کے باعث حد سے زیادہ دہشت کی وجہ سے یہ تمام بیماریاں لاحق ہوگئیں ۔ جس فائدہ کے لئے یہ انسانی طاقت سے بالاتر محنت کی گئی ۔ اس سے بھی بدقسمتی سے محروم رہا ۔ دوم ۔ داغ عزیزاں ناقابل برداشت تھا ۔ غرضیکہ کار مفروضہ کے متعلق محنت اور غم والم نے میرا یہ حال کر دیا تھا ۔ آخر یہ ارادہ کیا کہ علاج باقاعدہ ہونا چاہئے ۔ لہٰذا ماہ دسمبر ۱۹۲۴ء سے معالجہ شروع کیا گیا ۔ میرے نہایت ہی عزیز دوست ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ صاحب لودیانوی نے ساٹھ عدد گولیاں خود تیار کر کے ارسال فرمائیں ۔ ان کے استعمال سے اس قدر فائدہ ہوا کہ آج تک متلی نہیں ہوئی ۔ بلغم کا قلع قمع ہو گیا حتیٰ کہ اس نامراد مرض سے چھٹکارا ہوا ۔ ساتھ ہی زکام ۔ نزلہ اور درد سر کا خاتمہ ہوا ۔ خدا تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے ۔

جسم و دماغ کو آرام دینے کی خاطر میں نے ایک مہینے کی رخصت حاصل کر لی اور دہلی میں مقیم رہا ۔ وہاں پائیریا کا باقاعدہ علاج کرایا ۔ دندان سازسے دانت صاف کروائے ۔ بفضلِ خدا اس مرض سے بھی نجات ہوگئی ۔ باقی رہا بے خوابی کا عارضہ ۔ اس کی نسبت میں نے میرا اپنے لودیانوی مشفق کو لکھا ۔ اُنہوں نے ایک معمولی دوا تجویز فرمائی جس کا استعمال اب تک جاری ہے ۔ دوا بے شک موثر اور شفا بخش ہے ۔ بعد اختتام رخصت صحتیاب ہو کر اب میں ڈیوٹی پر حاضر ہو گیا ہوں ۔ لہٰذا آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ خدا نے مجھ کو نور افشاں کے ذریعہ اپنی خدمت کے لئے پھر تر و تازہ کر دیا ہے ۔ والسلام ۔

نیازمند ۔ نصیر از کرنال ۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے ۔

نور افشان

مطبوعہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء

اُسکی بادشاہت اور اُسکی راستبازی

بلکہ تم پہلے اُسکی بادشاہت اور اُسکی راستبازی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں ملجائینگی۔ متی ۶: ۳۳۔

دُنیا میں ہر ایک مخلوق متلاشی ہے۔ خصوصاً ہر ایک انسان متلاشی ہے۔ ہر ایک انسان اپنے اپنے ٹیسٹ اور اپنے اپنے خیال و پسند کی چیزوں کو ڈھونڈتا پھرتا ہے۔ جو زیادہ تلاش کرتے اور اکمل توجہ اور تیاری سے ڈھونڈتے ہیں وہ جلد اور زیادہ مطلوب حاصل کر لیتے ہیں۔ جو کم تیاری اور توجہ سے تلاش کرتے ہیں وہ کم مطلوب پاتے ہیں۔

ہر روز صبح کے وقت دیکھو تو آپ کو ہر ایک پرندہ اپنی اپنی روزی تلاش کرتا نظر آئیگا۔ کوئی شب بھی ایسی آپ کی آگاہی میں نہ آئی ہوگی جو متلاشیوں سے خالی ہو۔ شب ہو خواہ دن ہو ان میں شاہ سے گدا تک اپنے اپنے مطلوب تلاش کرتے نظر آسکتے ہیں۔ ہم بھی ان قدرتی متلاشیوں سے باہر نہیں۔ بلکہ ان میں شامل ہو کر مختلف مطالب کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ کوئی علم کا متلاشی ہے تو دوسرا ہنر کا متلاشی ہے تیسرا عزت و مرتبہ کا متلاشی ہے تو چوتھا شہرت و ناموری کا متلاشی ہے۔ تلاش ہر ایک بشر کا مشترکہ پیشہ ہے۔ اور یہی کام خداوند نے ہم مسیحیوں کو دیا ہے کہ ہم تلاش کریں۔

اکثر لوگ اپنی تمام زندگی دنیا کی نہایت ادنے چیزوں کی تلاش میں خرچ کر دیتے ہیں۔ ایک خانسامہ خانسامے کے کام کی تلاش میں اور بھنگی جھاڑو ٹوکرا کے کام کی تلاش کرتا کرتا ختم ہو جاتا ہے۔ ایک گریجوایٹ ہیڈماسٹری پوسٹ ماسٹری سٹیشن ماسٹری اور ڈاکٹری وغیرہ کی تلاش کرتا کرتا بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اکثر لوگ صرف دنیوی کاروبار کی تلاش کرتے کرتے ختم ہو جاتے ہیں۔ ادنیٰ چیزوں کی تلاش کرتے ہیں۔ مگر یسوع مسیح دنیا میں ایک نہایت افضل حقیقت کے ساتھ آیا۔ وہ ایک اعلےٰ پیغام کے ساتھ آیا۔ وہ افضل و اعلیٰ حقیقت خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی ہے۔ اُس نے سب سے پہلے بنی آدم کی توجہ اس کی طرف کھینچی۔ اُس نے فرمایا کہ تم پہلے اُس کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں ملجائینگی۔

اب سب سے پہلے اُس کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کی تلاش کرو۔ قدرتی انسان کہتا ہے کہ پہلے دنیا اور دنیا کی شان و شوکت اور دنیا کے عزت و مرتبہ کی تلاش کرو۔ پہلے روٹی کی تلاش کرو پھر اُس کی بادشاہت اور راستبازی کی تلاش آسان ہوگی مگر تم اس نوجوان فریسی کو یاد کرو جو خداوند کے پاس آیا تھا۔ جو بڑا دولتمند تھا۔ جو ہمیشہ کی زندگی کی تلاش کرتا تھا۔ مگر وہ پہلے دنیا کا متلاشی تھا۔ وہ خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کی تلاش نہ کر سکا۔ اُس کی بابت یہی لکھا ہے۔ کیونکہ وہ بڑا مالدار تھا۔

یہوداہ اسکریوطی نے پہلے دنیا کو ڈھونڈا۔ اس کا خیال تھا کہ بعد کو خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی ڈھونڈ لیگے۔ وہ دنیا کو ڈھونڈنے گیا اور آج تک واپس نہیں آسکا۔

خداوند یسوع مسیح کے اپنے تجربہ میں یہی حقیقت آئی تھی۔ ابلیس آزمایش کرتے ہوئے اُس کے روبرو دنیا اور اس کی شان و شوکت کو ہی لایا تھا روٹی اور مرتبہ کو بھی پیش لایا تھا۔ مگر اُس نے ابلیس اور اُسکی موعودہ دنیا کو ٹھکرا دیا۔ وہ پہلے دنیا کا طالب نہیں ہوا۔ اُس نے خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کی تلاش کی۔

یہی اُس کا مشورہ ہمارے لئے ہے۔ بلکہ تمام اہلِ جہان کے لئے ہے۔ وہ ہمیں یہ صلاح دیتا ہے کہ میرے بندے شاگردو تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو۔ تمہاری یہ تلاش ایمان کے ساتھ ہو۔ امید کے ساتھ ہو۔ محبت کے ساتھ ہو۔ کلام کے ساتھ ہو۔ تمام پوری طاقت و لیاقت کے ساتھ ہو۔

اُس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ڈھونڈو گے تو پاؤ گے تلاش کرو اور پوری سمجھ اور لیاقت کے ساتھ تلاش کرو تو خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی ہی نہ ملیگی۔ بلکہ وہ تمام چیزیں بھی تمہیں ملجائینگی جنکا فکر و خیال تمہیں مارے جا رہا ہے۔

خدا اور اُسکی بادشاہت کی راستبازی کو کہاں تلاش کریں۔ تمام روئے زمین پر انسان کی بادشاہت ہے۔ انسان کی بادشاہت کی نارستی کا ظہور ہے اس کے اختیار و اقتدار کے اندر خدا کی بادشاہت اور اُسکی راستبازی کا ظہور پایا نہیں جاتا۔ خارج میں خدا کی بادشاہت اور اُسکی راستبازی کا کچھ پتہ نہیں ملتا۔ ہم کہاں اُسے ڈھونڈیں۔ کونسی جگہ اُسکی تلاش کریں؟

خدا کی بادشاہت و اُسکی راستبازی ظاہر میں نمایش نہیں رکھتی۔ وہ ہر ایک مسیحی کی زندگی کا باطنی رنگ ہے۔ ایک اُس کی اندرونی حالت ہے۔ جس میں خدا اپنے اقتدار کے ساتھ اُس میں پایا جاتا ہے۔

تم نے اکثر قلعوں میں سرکاری جھنڈے لہراتے

دیکھے ہونگے۔ جو وہاں ایک بڑی جمعیت کی موجودگی کا نشان دیتے رہتے ہیں۔ بڑی طاقت اور شاہی اقتدار پر دلالت کیا کرتے ہیں جو بڑی فتح کی علامت ہوتے ہیں۔ جو کسی وقت سرکار نے حاصل کی تھی۔ جو بڑی حفاظت کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو مفتوح لوگوں کو اس فوج کے وسیلے سے ہوتی ہے۔ ایسے ہی ہر ایک مسیحی خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کا ایک نمونہ ہے۔ جس کی زندگی پر خدا کے فضل کی فتح کے علم لہراتے ہیں۔ وہ خدا کی قدرت کے لشکروں کے اجتماع کی جگہ ہر وہ خدا کی طاقت و قدرت کا ایک باعث ہے۔ وہ خدا مفتوح قلعہ ہے۔ اُس کی زندگی سب الافواج کی سکونت گاہ ہے۔ وہ دارالخلافہ ہے جہاں سے اقتدار آلہی جاری ہوتا رہتا ہے۔ پس اس میں خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کو خارج میں تلاش نہیں کرتا۔

اگر ہماری ذات اور شخصیت اور خودی پر خدا قابض ہو چکا ہے۔ تو ہم میں اس کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی موجود ہے۔ اس بات کی تلاش کرو کہ آلہی فضل نے ہماری خودی پر قبضہ کر لیا ہے یا نہیں۔ ہم پر خدا کی فتح کا جھنڈا لہراتا ہے یا نہیں؟

خداوند کا ارشاد ہے کہ اگر ہم خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو تلاش کریں۔ تو یہ سب چیزیں بھی ہمیں ملجائینگی۔

ہمارے پاس ان چیزوں میں سے بہت کچھ ہے۔ خدا کا شکر ہو کہ ہم ان چیزوں سے خالی نہیں ہیں۔ بلکہ ہم میں سے بعض کے پاس دنیا کی یہ چیزیں ان کی زندگی ہی میں اس کثرت سے جمع ہیں کہ ہمیں خود حیرت ہوتی ہے اگر ہم دوسرے مسیحیوں کی دنیوی چیزوں کو دیکھیں اور خصوصاً یورپ کی مسیحی اقوام کی دنیوی چیزوں کو دیکھیں تو ہم دنگ رہ جاتے ہیں۔ فوراً خیال پیدا ہوتا ہے کہ مسیحوں کی یہ تمام دنیوی نعمتیں جو غیر مسیحوں کی نظروں میں معجزات سے کم نہیں ہیں۔ کیا اس بات کی دلیل نہیں ہیں کہ مسیحوں نے سچ مچ خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈا اور پایا۔ ورنہ مسیحی دنیا کو دنیا کی وہ دولت کیسے ملگئی جو آج کے دن مسیحیت کی ملک ہے؟ یہ تمام چیزیں جو آج کے دن دنیا کی آنکھوں میں مسیحی دنیا رکھتی ہے۔ خدا کا انعام اور اس کی بخشش ہیں۔ اس کا شکر خدا کا شکر ہے۔

مگر یہاں پر ہم اپنے اور مسیحی دنیا کے ایک گناہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب ہمیں خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کے ساتھ قدرت کی تمام قوتیں اور نعمتیں مل گئیں تو مسیحی دنیا انہیں نعمتوں پر فریفتہ ہو گئی۔ وہ خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی سے دور ہونے کے خطرے میں مبتلا ہو گئیں۔ یہ خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کی نعمتوں سے اکثر مسیحی ایسے خود رفتہ ہو گئے کہ وہ اُن کو پا کر خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کو بھول گئے یہ قصور ہمارے زمانہ کے بعض کوتاہ اندیش مسیحیوں کا فرور ہے جس سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اے آسودہ حال مسیحیو! جاگو۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری نعمتیں تم سے ضائع ہو جائیں۔ اور اے غریب مسیحیو! تم ہوشیار ہو کر پہلے خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں ملجائیگی۔

سخت جگہوں میں مسیحی خدمت

ایسی بہت جگہیں ہیں جہاں ہر ایک مسیحی آسانی سے مسیحی خدمت کر نہیں سکتا۔ وہ جگہیں ہر ایک مسیحی کی رسائی سے باہر ہیں۔ پولس رسول نے ان کا مختصر ذکر یوں کیا ہے کہ ہمیں خون اور جسم سے کشتی نہیں کرنی ہے۔ بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ افسی ۶: ۱۲

یہاں پر سخت جگہوں کا ذکر ہے جو خدا کی دنیا میں سخت قسم کے مخلوق ہیں۔ ایسی جگہوں میں مسیحی خدمت کو انجام دینا سخت اہم کام تو ہے پر مسیحیت نے ان جگہوں کو خدمت کے میدان سے خارج نہیں کیا۔ بلکہ ان جگہوں کو بھی مسیحی خدمت کے میدان میں شامل کیا ہو۔

ایسی جگہوں میں کام کرنے کے لئے مسیحی خدام کو اپنی حفاظت کے ہتھیاروں کی زیادہ ضرورت بتلائی گئی ہے۔ پولس رسول نے مسیحی خدام کو تاکید سے فرمایا ہے کہ اس واسطے تم خدا کے سارے ہتھیار باندھ لو۔ تاکہ برے دن میں مقابلہ کر سکو اور سب کام کو انجام دیکر قائم رہ سکو۔ پس سچائی سے اپنی کمر کس کر اور راستبازی کا بکتر لگا کر اور پاؤں میں صلح کی خوشخبری کی تیاری کے جوتے پہنکر۔ اور ان سب کے ساتھ ایمان کی سپر لگا کر قائم رہو جس سے تم اس شریر کے جلتے ہوئے تیروں کو بجھا سکو۔ اور نجات کا خود اور روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہے لیلو۔ اور ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور منت کرتے رہو اور اس غرض سے جاگتے رہو کہ سب مقدسوں کے واسطے بلا ناغہ دعا مانگا کرو۔ افسی ۶: ۱۳-۱۸

سخت جگہوں اور بلند مقاموں میں اور عالی قدر لوگوں میں مسیحی خدمت کرنے کے لوازمات کا بخوبی اور اکمل ذکر کیا گیا ہے تو بھی مسیحی خدام نے سخت جگہوں کو مسیحی خدمت کے میدان سے خارج کر دیا ہے۔ اگر وہ جگہیں ہنوز مسیحی خدمت کے میدان میں شامل ہیں تو مسیحی خدام بغیر تیاری اور کلام آلہی کی ہدایت کے خلاف کام کر کے شکست پر شکست کھا کھا کر خدا کی اپنی خدمت سے حقارت کراتے آئے ہیں۔ وہ

ع :۔ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

کے مصداق بنتے آئے ہیں۔ پس رسول نے ایسی



جگہوں میں کبھی بے امتیازی سے مسیحی خدمت نہیں کی۔

اعمال کی کتاب کے ۲۶ باب میں ایسی ہی سخت جگہ مسیحی خدمت کرنی پڑی جس کی خوبی کا اقبال فیستس کو بایں الفاظ کرنا پڑا کہ اے پولس تو دیوانہ ہے۔ بہت علم نے تجھے دیوانہ کر دیا ہے ۲۶: ۲۴۔ پھر اعمال ۲۷ باب میں پولس کو زنجیروں سے جکڑا ہوا سفر بحری میں خداوند کی خدمت کرتا ہوا دکھایا گیا ہے۔ غور سے دیکھو کہ اس بلند حالت میں اُسکی خدمت کیسی شاندار تھی؟ ہم نے سخت مقاموں اور بلند مرتبہ لوگوں میں مسیحی خدمت کر کے کیا نتائج پیدا کئے ہیں؟

مسیحی تسلّی و اطمینان

مسیحی تسلی کی بنیاد یا اس کا چشمہ دنیوی نعمتیں نہیں ہیں۔ اگرچہ دنیا کی ہر ایک نعمت خدا کی پیدا شدہ اور خدا کی طرف سے ہے۔ ان نعمتوں کے ہونے سے ایماندار کو بڑا آرام ملتا ہے۔ اگر یہ نعمتیں کسی ایماندار کے پاس ہوں تو اُسے خدا کا ضرور شکرگذار ہونا چاہئے۔ پر یہ نعمتیں مسیحی تسلی و اطمینان کا چشمہ نہیں ہیں۔

مسیحی تسلی کا سوتا خدا کی سنگت و رفاقت کا اعتقاد ہے۔ خدا کے کام جو اپنے بندوں کی فلاح کے لئے کئے جاتے ہیں اس اطمینان کے چشمے ہیں۔ ۲۳ زبور کا مصنف اسی حقیقت کے احساس سے زبور گایا کرتا تھا۔ ۴۶ ویں زبور کا مصنف اس زبور کو گا گا کر اسی حقیقت کو لوگوں کے دلوں پر نقش کرنیکی کوشش کیا کرتا تھا۔ یسعیاہ ۴۰-۱-۱۱۔ اسی راز کا بیان کیا کرتا تھا۔ لہذا ہمارا اعتقاد ہے کہ مسیحی اطمینان و تسل کا ایک سرچشمہ خدا ہے۔

مسیحی اطمینان کا دوسرا چشمہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ متی ۱۱: ۲۵-۳۰۔ اس کے پاس آنے اور اس سے سیکھنے میں اور اس کا جوا اپنے اوپر لینے میں مسیحی کو وہ تسل ملتی ہے جسے تمام دنیا دے نہیں سکتی۔ جب خداوند یسوع مسیح مصلوب ہونے کو تھا تب وہ اپنے شاگردوں کو خود تسل و اطمینان دے گیا تھا۔ اس کی سنگت و پیروی میں ہی ذہنی و اخلاق و روحانی تسل ملتی ہے۔

مسیحی تسل و اطمینان کا ایک اور چشمہ روح القدس ہے۔ خداوند یسوع مسیح جب آسمان پر جانے کو تھا تو اُس نے اپنی زمینی زندگی میں پہلے ہی تسلی دینے والے روح القدس کا وعدہ فرمایا تھا کہ میں دوسرا تسل دینے والا بھیجونگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔

مسیحی تسل و اطمینان کا چوتھا چشمہ خدا کا کلام ہے۔ خدا کی بائبل ہے جو باپ کی تسلیوں سے اور باپ کے دلاسوں سے پُر ہے۔ جو باپ کے وعدوں سے بھری ہے۔ وہ مسیحی سخت بدنصیب ہے جو تسل و اطمینان کے ان چار چشموں کے پاس رہتا ہوا بے تسل و بے اطمینان رہے۔ اس کے لئے دائرہ ہستی میں کہیں تسل نہیں ہے۔

خطرہ بُت پرستی

بابل کی اسیری کے بعد قوم یہود بت پرستی سے سخت نفرت رکھتی تھی۔ چار باتوں میں وہ قوم دنیا کی دیگر اقوام سے متفرق تھی۔ اول تو اہل یہود واحد خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ حالانکہ دیگر اقوام بہت خداؤں اور دیوتاؤں کی پوجا و پرستش کرتے تھے۔ دوم قوم یہود خدا کی قدسیت کی قائل تھی اور اس امر پر زور دیتی تھی کہ اس قدوس خدا کی قربت و عبادت کے لئے پاکیزگی لازم تھی۔ چہارم مسیح کے آنے کے وہ سخت منتظر تھے۔ جس کی آمد پر دیگر اقوام کو روشنی حاصل ہوگی اور مسیح کی بادشاہی امن و صداقت کی بادشاہی ہوگی چہارم وہ بت پرستی سے سخت نفرت رکھتے تھے اور اس سے بچنے کے لئے ہر طرح کی سعی و کوشش کرتے تھے۔ اگر بیٹے بیٹی دوست دشمن میں بت پرستی کا میلان یا ارتکاب پایا جاتا تو اُس سے بہت بُری طرح پیش آتے اور کسی طرح کی نرمی کو روا نہ رکھتے۔ بت پرستی کا تجربہ وہ خوب کر چکے تھے۔ مصریوں جیسی شائستہ و مہذب قوم میں صدیوں تک اُن کی بود و باش رہی۔ اُن کی دیوی دیوتاؤں سے واقف تھے۔ اُن کے تیوہاروں اور تیرتھوں پر جو قبیح رسوم ادا ہوتی تھیں اُن سے خوب آشنا تھے۔ اس بت پرستی نے کنعان کی قوموں میں جو خرابی اور ناپاکی پیدا کر دی تھی وہ ہر روز اُن کی آنکھوں کے سامنے رہ چکی تھی۔ اس بُت پرستی سے جو نقصان وہ قوم اُٹھا چکی تھی وہ روز روشن کی طرح اُن پر عیاں تھی۔ اس لئے جائے تعجب نہیں کہ ان کو بُت پرستی سے ایسی نفرت ہو گئی۔ اُنہوں نے جان لیا کہ بت پرستی اور کثرت الالسہ کی تعلیم لازم و ملزوم تھی۔ اور کثرت الالسہ کی تعلیم اور بدکاری میں چولی دامن کا ساتھ تھا۔ جہاں کسی نے واحد خدا کی پرستش چھوڑ کر بت پرستی شروع کی وہاں معبودوں کی کثرت ہو گئی اور جہاں لوگ واحد خدا کے سوا دوسرے خداؤں کو ماننے لگے تو ضرور بت پرستی میں جا پڑے اور جہاں ایک خدا کی بجائے دیگر دیوی دیوتاؤں پر ایمان آیا اس کا لازمی نتیجہ بد چلنی اور بد اخلاقی نتیجہ ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ یہودی لوگ بت پرستی کو خوفناک گناہ سمجھتے تھے بت پرستی توحید کو اُلٹا دیتی ہے اور اخلاق کو تباہ کرتی ہے۔ افلاطون نے یونانیوں پر یہی الزام لگایا تھا۔ اور جہاں اخلاق تباہ ہوا وہاں بہتری اور فلاح کی امید جاتی رہی افلاطون کا یہ خیال وقیاس ہی نہ تھا بلکہ یہ تجربہ کی بات تھی۔ رومیوں یونانیوں۔ آسوریوں کی بت پرستی میں یہی مشاہدہ گذرا اور یہی تجربہ ہندوستان کا ہے۔ اگر کسی

معقول ہندو صاحب سے پوچھیں کہ خدا کتنے ہیں تو وہ یا تو کہیگا کہ ایک خدا ہے یا تینتیس کروڑ۔ اگر وہ کہے کہ ایک خدا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی بیان کریگا کہ اور بھی بیشمار دیوی دیوتا ہیں۔ اور اگر اس سے پوچھا جائے کہ ان دیوی دیوتاؤں کا رشتہ اس ایک خدا سے کیا ہے تو وہ یہی جواب دیگا کہ باقی دیوی دیوتا اس واحد خدا کے یا تو بیٹے بیٹیاں ہیں۔ یا اُس کے مختلف ظہور ہیں۔ لیکن عملی طور پر کیا مشاہدہ کرینگے؟ فرض کرو کہ جس صاحب نے یہ جواب دیا اُس کو مختلف دیوستھانوں اور تیرتھوں میں جانے کا موقع ملا تو وہ ہر مندر میں جائیگا اور ان مختلف بتوں کی پوجا کریگا۔ اور اُن کے آگے چڑھاوے چڑھائیگا۔ کیا ایسے شخص کو کوئی موحد کہہ سکتا ہے۔

علاوہ ازیں ان دیوی دیوتاؤں کے جو قصے ہندوستان میں اہل ہنود کے درمیان مروج ہیں وہ عموماً ایسے ہی گندے اور اخلاق سے گرے ہوئے ہیں جیسے کہ دیگر بت پرست قوموں کے قصے کہانیاں ملتی ہیں۔ ماہ جنوری میں سرستی دیوی کا میلہ تھا۔ یہ دیوی عقل وحکمت کی دیوی کہلاتی ہے۔ یہ وشنو کی ایک بیوی تھی۔ لیکن اس کی زبان درازی کی وجہ سے اُس نے اس کو برہما کے سپرد کردیا۔ وغیرہ۔ دیگر گندے قصے بھی اس سے منسوب ہیں جو سرستی ندی کے ظاہر وغیب ہونے کی نسبت مشہور ہیں کیا ایسے قصوں اور ایسے دیوتاؤں سے حقیقی روحانی دین کی کچھ ترقی ہوسکتی ہے؟

یہ بھی امر غور طلب ہے کہ جہاں کہیں بت پرستی کا رواج ہوا وہاں ملکی ترقی بھی بند ہوگئی۔ جن ایام میں رومن کتھالکوں میں بت پرستی بڑھ گئی تاریکی چاروں طرف پھیل گئی اور اصلاح کی روشنی میں جہاں تک اس بت پرستی کا قلع قمع ہوا اسی قدر لوگوں نے ترقی کی۔ ہندوستان بیچارے کا یہی حال ہے صدیوں سے ہندوستان آگے قدم نہیں بڑھا سکا۔ ہمارے ہندو بھائی خود اس امر کو تسلیم کرینگے۔ آریہ سماج نے اگر ترقی کی تو اسی قدر جس قدر کہ وہ بت پرستی سے اجتناب کرنے لگے۔

ہندوستان کا یہ افسوسناک نظارہ اور دیگر بت پرست قوموں کی حالت ببانگ دہل پکار رہی ہے کہ ہم بت پرستی سے کنارے رہیں۔ خواہ یہ مورتوں کی صورت میں ہو خواہ قبر پرستی کی صورت میں۔ خواہ کسی دیگر صورت میں۔ اس کی جس قدر مخالفت کی جائے بجا ہے جس قدر اس سے علیحدگی ہو بجا ہے۔ مسیحی اصحاب سے یہی التجا ہے۔ اہل اسلام سے یہی التماس ہے۔ ہندو صاحبان سے یہی دعا ہے۔ خدا ہم سبھوں کو یہی سکھانا چاہتا ہے "اے اسرائیل سن خداوند تیرا خدا میں ہوں تو میرے سوا کسی دوسرے کو خدا نہ جاننا۔"

جے۔ علی بخش

دیہاتی علم الاقتصاد

گزشتہ سے پیوستہ

جب سب کو ملازمت ملنے لگی تو جوق در جوق طلبا سکولوں میں داخل ہونے لگے۔ اور یہ طلباء درجۂ متوسط کے گروہ سے آتے تھے۔ دفتروں کے کام کے لئے صنعت وحرفت یا سائنس کی تعلیم کی چنداں ضرورت نہ تھی ریل کے کام کے لئے ایسی تعلیم کی ضرورت تھی۔ لیکن یورپین اور اینگلو انڈین اس قدر تعداد میں سرکار کو دستیاب ہوسکتے تھے کہ ہندوستانی لوگوں کے لئے کافی مانگ نہ تھی کہ اُن کی رغبت اس طرف ہو۔ اور نیز کارخانوں میں کام زیادہ محنت اور مشقت کا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمارے لوگوں نے وہی پسند کیا جس میں دستی کام کم اور زیادہ آرام۔ اگرچہ درست اصول نہیں ہے۔ جوں جوں ریلوائی محکمہ کی ترقی ہوتی گئی اور اُن کا کام رفتہ رفتہ پھیلتا گیا ہندوستانی لوگوں کو بھی موقع ملا کہ وہ ریلوائی کارخانوں اور ورکشاپوں میں داخل ہوکر کام سیکھیں۔ لیکن چند اشخاص کا ایسے کارخانوں میں دخل ملک کی عام حالت کو تبدیل نہیں کرسکتا ہے۔

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ درجۂ متوسط کے اشخاص فیصدی زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ ادنےٰ درجہ کے لوگ ابھی لاتعلیمی اور جہالت میں ڈوبے پڑے ہیں۔ اُن کی حالت کو بہتر بنانے کی طرف نہ تو سرکار نے اپنی توجہ دی اور نہ ہی قومی انجمنوں نے۔ یہ امر مرکوز خاطر رہے کہ ہندوستان میں ۷۲ فیصدی لوگ گاؤں میں رہتے ہیں۔ آبادی کے اتنے بڑے حصے کو اب تک قطع نظر کرنا حب الوطنی اور فیاضی نہیں کہلاتا اور نہ فرائض اور کفالت کی ادائیگی ہو۔ کیا ایسی آبادی کو خالص علمی تعلیم کی ضرورت نہیں۔ پھر ایسے وقت میں جبکہ ملازمت کا ملنا امر محال ہے۔

۱۹۲۰ء میں اندازہ لگایا گیا تھا اور معلوم کیا گیا تھا کہ صنعت وحرفتی مدارس میں صرف ۰.۵ فیصدی طلبا پائے جاتے ہیں جس حال کہ غیر صنعت وحرفتی مدارس میں تین فیصدی پائے جاتے ہیں۔ جو کورس ایسے سکولوں کے لئے مرتب اور مقرر کئے جاتے ہیں وہ خالص علمی ہوتے اور طلباء بھی انہیں پسند کرتے تھے کیونکہ جونہی پڑھنا لکھنا سیکھا دس پندرہ روپیہ کی ملازمت مل گئی۔ لیکن ملک کی خوش قسمتی ہے کہ حالات نے اب دوسری صورت اختیار کرلی ہے۔ نیز عوام الناس کی رائے اس امر کے متعلق بیدار ہورہی ہے اور سرکار عالیہ نے بھی اس کمزوری کو محسوس کیا ہے۔

موجودہ طریقۂ تعلیم میں عام طور پر تین قسم کے نقص پائے جاتے ہیں۔ اول ٹرینڈ اُستاد حسب ضرورت دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔ ۱۹۱۹ء



۱۹۲۰ء میں ورنیکلر سکولوں میں اُستادوں کا شمار دو لاکھ چار ہزار تھا۔ جن میں سے ستر ہزار ٹرینڈ تھے۔ اور اینگلو ورنیکلر سکولوں میں کل اُستادوں کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ جن میں صرف ۳۵ ہزار ٹرینڈ تھے اور صرف گیارہ ہزار ڈگری حاصل کردہ تھے۔ ایسے حالات کے زیر تعلیم ایک عظیم معرض خطر میں ہے۔ وہ لوگ پیشہ معلمی کو اختیار کرتے ہیں۔ اکثر اس غرض سے نہیں کہ انہیں اس خاص کام سے دلچسپی یا مہارت ہوتی ہے بلکہ اُسے محض حصولِ معاش کا ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں جو اصلاً اس کام سے دلچسپی رکھتے ہیں اُن کے لئے حاضرہ تعلیمی نظام کوئی حوصلہ افزا اور محرک کنندہ نہیں ہوتا۔ اور یہ دوسرا اجباری سبب ہے۔ تعلیمی محکمہ میں تنخواہیں بہت کم دی جاتی ہیں۔ اعلیٰ قابلیت اور استعداد کے اشخاص بدیں وجہ اس طرف رجوع نہیں کرتے۔ اور نیز اکثر اُن کی علمی لیاقت کا درست اندازہ لگانا دشوار ہوتا ہے۔ بعض اوقات اگر وہ اس امر کے قصد بھی کرلیں کہ وہ تعلیمی محکمہ میں داخل ہونگے تو اُن کے افسر جو خود کم لیاقت ہوتے ہیں اُن کی علمی اور دماغی قابلیتوں کا درست اندازہ نہیں لگاتے۔ اور جب وہ حالات کو بدیں صورت دیکھتے ہیں تو پست حوصلہ ہوکر اپنے ارادہ کو تبدیل کر دیتے ہیں بہت سی مستثنےٰ صورتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ لیکن ہم عام طور پر کہہ سکتے ہیں کہ باوقار اور باانسانیت اشخاص متذکرہ بالا وجوہات کے باعث اس محکمہ میں داخل ہونے سے باز رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں ملازمت لیاقت پر دی نہیں جاتی۔ بلکہ لحاظ اور سفارش پر۔ سرگرم اور گرمجوش کارندے دیگر بہترین اُجرت دہندہ محکموں میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن اگر موجودہ حالات میں اصلاح ہو جائے ترقی ممکن ہو سکتی ہے۔ لیکن موجودہ ابتریوں اور نقائص کے باعث تعلیمی ترقی بہت رُکی ہوئی ہے۔

اس لئے تعلیمی محکمہ کے لئے اشد ضروری ہے کہ مناسب اور لازم اصلاحیں کر کے ملک کو فیض پہنچائیں۔ ان دنوں ہندوستانی وزرا کے ہاتھ میں سرکار نے سب کچھ دیدیا ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق سب کچھ کر سکتے ہیں۔

ای۔ چارلس بھٹی۔ ایم۔ اے

خوش آمدید

ہم نہایت خوشی سے پادری ایڈ روٹھاکر داس صاحب پاسٹر نولکھا چرچ لاہور کی ولایت سے واپسی اور لاہور میں تشریف آوری کے لئے خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اُس نے آپکو تمام سفروں میں اپنی حضوری سے خوش وقت کیا۔ اور سلامتی کے ساتھ ہمارے درمیان پہنچا دیا۔ کہ ہمارے درمیان اپنی پاسبانی کی خدمات کو انجام دیں۔

یادِ رفتگان

ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ جناب پادری کچول سنگھ امرسدھو صاحب جو کہ نور افشاں کے اڈیٹوریل سٹاف میں پُرانے خدمتگذار تھے اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ آپ ایک نہایت قابل مسیحی اور متعدد کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ ہمیں آپ کی جدائی کا سخت رنج ہے۔ اور آپ کے عزیز و اقارب سے ہمدردی ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا جو تسلی اور اطمینان کا چشمہ ہے اُن کے عزیز و اقارب کو تسلی عطا فرمائے۔ اور یہ بھی التماس ہے کہ مرحوم پادری امرسدھو کے واقفکاروں میں سے کوئی اُن کی زندگی کے حالات قلمبند فرما کر ہمارے پاس بھیجے تاکہ درج اخبار کئے جائیں۔

مسیحی میلہ

شکر ہو خدا کا کہ راجپوتانہ کا یہ چوتھا مسیحی میلہ شہر اجمیر میں بخوبی تمام فضلِ خدا سے اختتام کو پہنچا یعنی ۷ مارچ ۱۹۲۵ء سنیچر کی شام سے شروع ہو کر ۱۰ مارچ ۱۹۲۵ء بدھ کی شام تک قائم رہا اور میں نہایت شکرگذاری اور پورے یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اپنے مقصد میں پورا پورا کامیاب ہوا۔ ہر عام جلسہ میں جو ہر صبح و شام ہوتا تھا حاضرین کی تعداد ایک ہزار سے ڈیڑھ ہزار تک ہوا کرتی تھی۔ جس میں مرد عورت بچے وغیرہ سب شامل ہوتے تھے۔ چھوٹے بچوں کے لئے ایک خاص اور نہایت عمدہ انتظام الگ ہی تھا۔ اس دفعہ مسیحیوں کی نغمہ سرائی قابلِ تعریف تھی۔ جو شہر کے جلسہ

کے ترانہ میں طرح بطرح کے سازوں کو چھیڑتے ہوئے اور منجئ جہاں کی حمد و ثنا میں خوش الحانی کرتے ہوئے ہر روز دونوں وقت ایک عجیب جوش و سرگرمی کی حالت میں آیا کرتے تھے۔ اور پھر ترانہ میں جس وقت یہ عظیم الشان جماعت ایک آواز ہو کر تعریف رب میں اپنا خیر بگ بلند کرتی تھی۔ بس شانِ خدا نظر آتی تھی۔ میلے کے ہادی جناب پادری میکالسٹر صاحب سیالکوٹ والے تھے۔ جنکی سرکردگی میں میلے کا ہر کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام پایا۔ میلے کا خاص مضمون تھا "مسیح اور زندگی" اور اسی مضمون پر مہاتما سوامی سُندر سنگھ جی و پادری کمنگس صاحبان نے اپنے پُرتاثیر ونیز دلپذیر درسوں سے حاضرین کو خوب اُبھارا اور آسودہ کیا۔ میرے خیال میں اس میلے سے ایک شخص بھی ایسا نہ گیا ہوگا جس نے حقیقی و یقینی طور پر اس بات کو جان نہ لیا ہو کہ اصلی روحانی و ابدی زندگی میرے لئے مسیح اور صرف مسیح ہی ہے۔ اور میں اس بات کو کہہ سکتا ہوں کہ ہر ایک مرد و عورت نے اس میلے میں برکت پائی۔ اور اس کی زندگی میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوئی جو اس کے چہرے پر نظر آتی تھی۔ اس دفعہ میلے میں ہمارے اس شہر کے کئی ہندو مسلم بھائیوں نے بھی تشریف لاکر کلامِ خدا کے عجیب مکاشفہ کو سُنا۔ کاش کہ زندگی کا خدا ان پیارے بھائیوں کی بھی حقیقی و ابدی زندگی ہووے۔ میلے میں بھائیوں اور بہنوں نے اس دفعہ بھی کشادہ دلی و سخاوت سے میلے کے اخراجات کے لئے امداد دی کہ قابلِ تحسین ہے۔ مثلاً ایک دن ایک ہی وقت کا چندہ تین سو پانچ روپیہ ہوا تھا۔ دن میں جو متفرق جلسے مردوں۔ عورتوں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے متفرق جگہوں میں ہوتے تھے۔ ان کے ہادی بھی نہایت لائق و سرگرم مسیحی تھے۔ اور ان جلسوں میں بھی لوگوں نے بہت بڑی برکت پائی۔ امسال میلہ کمیٹی کا ہر انتظام نہایت بیدار مغزی اور کوشش سے کیا گیا تھا۔ اور واقعی قابلِ تعریف تھا۔ لوگوں کو کسی بات کی تکلیف نہ ہوئی اور اس کامیابی کے لئے میں میلے کے چیئرمین پادری کریم اللہ صاحب و نیز سکریٹری پادری جڈ صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اب اس کے بزرگ و جلال نام کی جو خداوندوں کا خداوند اور زندگی کا مالک و بخشندہ ہے تا ابد تمجید ہوتی رہے آمین۔

خاکسار۔ آئی۔ ٹی۔ آر۔

زمیندار ہفتہ وار

چونکہ اکثر حضرات روزنامہ زمیندار کی قیمت نہیں ادا کرسکتے اور چونکہ بعض دیہات میں روزانہ ڈاک پہنچنے کا بھی کوئی معقول انتظام نہیں۔ اس لئے زمیندار کا ایک ہفتہ وار ایڈیشن جاری کیا گیا ہے۔

بالکل علیحدہ چیز

یہ ہفتہ وار روزانہ کے مضامین کا خلاصہ نہیں۔ بلکہ خود اپنی مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اگر روزانہ زمیندار خریدنے والے بھی اسے خریدیں تو لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔

اس میں نہایت پُرمغز مضامین۔ چیدہ افکار و حوادث نہایت دلچسپ اور معلومات بڑھانے والے اقتباسات حضرت مولانا ظفر علی خاں کی نظمیں اور آپ کے مضامین کے علاوہ ہفتے بھر کی تمام خبروں کا کافی و وافی خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

غرض ہر حیثیت سے یہ ہفتہ وار ایڈیشن روزانہ زمیندار کے شایان شان ہے۔ قیمت سالانہ چھ روپے ششماہی ۳ سہ ماہی عہ

مہتمم زمیندار ہفتہ وار
لاہور

لاہور میں عظیم الشان مسیحی اجتماع

یہ خبر نہایت مسرت و خوشی سے سُنی جائیگی۔ کہ امسال پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کا اجلاس باوراد ہمارے گمان عقلیہ وسعی علمیہ وبلاغ ملیہ وخواہشات قومیہ سے برتر اور دائرہ علم ناظرہ میں ظہور پذیر ہوا۔ اگرچہ قبل ازیں متعدد اجلاس کانفرنس ظہور میں آچکے ہیں۔ لیکن یہ اجلاس بدرجہا قابلِ تحسین و آفرین و نتیجہ خیز بالتمر ثابت ہوا ہے۔

کیونکہ پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کا موضوع نہ صرف مذہب ہے بلکہ اس کا اصول حقہ و قیود مجموعیہ ہر طرح سے آگے بڑھنا اور فوقیت حاصل کرنا ہے۔ جس کو ہم قومی ترقی سے موسوم کرسکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ قومی ترقیات کا انحصار مذہبی اصولات و محکمات و مبنیات اعلےٰ پر مبنی ہوتا ہے۔ یعنی جس قدر کسی مذہب کے اصول محکمات و مبنیات اعلےٰ پر سرفراز ہونگے اُسی قدر بہتر وہ قوم اپنی اجتماعی یا قومی یا ملکی یا اقتصادی لباس میں مزین ہوسکتی ہے۔

کیونکہ فقط قوم کا مخرج قوام ہے اور قوام کسی چیز کے مختلف افرادی بکھرے ہوئے ذرات کو یکجا جمع کرنے کا نام ہے اور اس کا اطلاق مشرح افراد مختلف بشریہ کے شیرازہ اجتماعی صورت پر ہوا کرتا ہے اور اس کا عملی وجود با قیود منظرِ غیر کثیفہ کا اظہار ۹ و ۱۰ و ۱۱ مارچ حال میں نمودار ہوا۔ اور اس مسیحی اجلاس کی اہمیت و کشش مجموعی کی مناسبت دو امور اہمیہ پر مبنی تھی۔

یعنی اوّل۔ پنجاب کی مسیحی جماعت کا لاہور جیسے شہر میں بحالت کثرت جمع ہونا۔

دوم۔ اس کثیر مجمع کا مسیحی قوم کی قومی حالت حاضرہ کو بہترین اصول ترقیات پر پہنچانا۔ چنانچہ ان امورات



مسلہ مجموعہ داہمیہ کو مسیحی نمائندگان و مستند لیڈران قوم نے نہایت جانفشانی کے ساتھ احسن طریق پر انجام اور انتک پہنچایا ہے۔ لیکن تو بھی معاملہ زمین ابتر تجویز اور غیر مرتب رہا۔ جس کی تکمیل شاید ذمے دار صاحبان کانفرنس کسی مخصوص ایگزیکٹو کمیٹی کے ذریعے طے کرینگے۔

مزید براں جس قدر نئے عجائبات اس کانفرنس میں ظہور پذیر ہوئے ہیں وہ اپنی موصوفیت کے لحاظ سے کسی تحسین و آفرین کے محتاج نہیں ہیں۔

شلاً اتنے بڑے شہر میں اور مانع فیاضی زمانہ میں ایسے عظیم الشان اجلاس کا فراہم ہونا جسکی مجموعی تعداد دو ہزار سے کم نہ تھی۔

دوئم۔ دو ہزار کے مجمع کی تین روز تک پوری مہمان نوازی کرنا پنجاب کرسچن کمیونٹی کی تاریخ کا پہلا صفحہ بطور دیباچہ مرتب ہونا ہے۔

سوئم۔ اگرچہ مجموعی کانفرنس کے بالمقابل غیر معافی طور پر دلخراش طریق مخالفت کی دھیمی دھیمی گولہ باری بوقوقی کے ایروپلین کے ذریعے ہوتی رہی۔ مگر تو بھی سٹر کے۔ ایل رلیارام کی تحمل مزاجی کی ڈھال نے غیر معمولی طور پر کامیابی حاصل کی۔

علاوہ اس کے مسٹر کے۔ ایل رلیارام کی مختلف قومیت کے لباس میں ادر ہیں ہماری رائے کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے مقناطیسی اثر رکھتی تھیں۔ اور سوہ یہ کہ آپ نے کانفرنس کو دلچسپ بنانے کے واسطے کوئی دقیقہ باقی نہ اُٹھا رکھا تھا۔ حتیٰ کہ احباب کانفرنس کو لشپ صاحب (لاٹ پادری) کا وعظ بھی سنا دیا۔ جو عوام الناس کے لئے غیر مترقبہ نعمت تھی

پس ہم امید کرتے ہیں کہ کانفرنس مذکور اس وقت سے آگے کو اپنے اُن فرائض کے ادا کرنے کی ایسی کوشش کریگی۔ جسکا ادا کرنا اس نے اپنے فرض کا حصہ بنایا ہے۔ خدا کرے کہ اس کانفرنس کی شاخیں پنجاب کے ہر ایک مسیحی گاؤں اور شہری جماعتوں میں قائم ہو جائیں۔

خبریں

دہلی ۱۷ مارچ۔ میونسپل انتخابات کی وجہ سے کل جو فساد ہوا تھا۔ اس کے باعث لوگوں کے باہمی جذبات بہت بھڑکے ہوئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج بعد دوپہر پھر فساد ہوا۔ یہ فساد اس موقع پر ہوا جبکہ ایک مسلمان جو کل مر گیا تھا جنازہ میا بانس کے ہندو علاقہ میں سے لیجایا جا رہا تھا۔ آج کے فساد کی ابتدا کے متعلق مختلف و متضاد بیانات کئے جاتے ہیں۔ آج ۱۲ اشخاص مجروح ہوئے ہیں۔ جن میں سے چار کو قدرے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ ابھی تک جذبات بھڑکے ہوئے ہیں۔ صدر بازار۔ چاندنی چوک اور کھاری باولی میں دوکانیں بند ہیں۔ پولیس فساد زدہ علاقہ میں گشت کر رہی ہے۔

دو مسلح موٹر کاریں بھی وقت ضرورت کام آنے کے لئے کھڑی کی گئی ہیں۔ (بندے ماترم)

امرتسر ۱۷ مارچ سُنا ہے کہ کرنل رالنسن پلٹن نمبر ۴۷ سکھ آجکل سکھوں کی فوجی بھرتی کے معاملہ پر غور کے لئے پنجاب کے اضلاع کا دورہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ کل وہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی میں بھی پہنچے آپ نے نابھ بیڑ سے زدہ کوپر کرکے نکالے گئے۔ کئی سکھوں کو اپنی آنکھوں بغور دیکھا۔ اور کچھ بات چیت بھی کی۔ سری گورو رامداس ہسپتال میں بہت سے ایسے سکھ پڑے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کی حالت بچشم خود دیکھی۔ کرنل رالنسن بہت دیر تک اس معاملہ کے متعلق سردار راجا سنگھ سے بات چیت کرتے رہے (ر ر)

امرتسر ۱۷ مارچ بذریعہ تار ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پندرھویں شہیدی جتھا کا جتھا نمبرہ جب ۱۴ مارچ کو جیتو پہنچا تو اس کے جتھادار کو گرفتار کرکے قلعہ جیتو میں بند کر دیا گیا۔ اور باقی جتھا کے ۵۰ اکالیوں کو زیر حراست کرکے علاقہ باول کے جنگل میں لے جا کر چھوڑ دیا گیا۔

وہ اکالی اب وہاں سے پیدل سفر کرکے ریاست پہنچ گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جتھا نہ اپیدل منزلیں طے کرتا ہوا دہلی پہنچیگا اور پھر شرومنی کمیٹی کا حکم ملنے پر وہاں سے باقاعدہ طور پر دوبارہ جیتو کو روانہ ہو جائیگا۔ (ر ر)

امرتسر ۱۷ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۵۰ اکالی جو پندرھویں شہیدی جتھے کا حصہ تھے جو کہ چند روز ہوئے امرتسر سے روانہ ہوا تھا۔ جیتو میں پُرامن طور پر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جیتو پہنچکر اُنہوں نے ان شرائط کی جو انہیں وہاں پہنچنے پر ریاست کے علاقہ میں داخلہ کے متعلق سنائی گئیں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے انہیں گرفتار کیا گیا۔ اس جتھے کے دیگر جتھے ابھی دیہات میں سے ہوتے ہوئے جیتو جا رہے ہیں (ر)

عام اطلاع کی بنا پر کل یہ خبر دی گئی تھی کہ جوڑی پہلوان گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مگر آج صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اب تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ حالانکہ شہر میں عام افواہ ہے کہ دو یا تین گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ مگر اب معلوم ہوا کہ اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں۔ (ر)

لنڈن ۱۶ مارچ۔ آج ملک معظم نے لارڈ ریڈنگ کو شرف ملاقات بخشا۔ (ر ر)

لنڈن ۱۵ مارچ۔ لارڈ کرزن کی گذشتہ رات اچھی نہیں گذری۔ تھوڑا تھوڑا خون بہتا

رہا۔ لیکن پھر یہ بند کر دیا گیا۔ طاقت میں کوئی کمی معلوم نہیں ہوتی اور حالت تسلی بخش ہے۔

(//)

قاہرہ ۱۵ مارچ۔ قوم پرست اخبار "سیرا" رقمطراز ہے کہ پارلیمنٹ میں منتخب شدہ وطن پرور پارٹی (قوم پرست) کے ۶ ممبران تمام پارٹیوں سے آزادانہ کارروائی کرینگے۔ اور اگر موقعہ پڑا تو زغلول کی حمایت کرینگے

(//)

برلن ۱۵ مارچ۔ معاملہ جیلے کے خلاف کمیونسٹوں نے مظاہرہ کیا۔ اس کے دوران میں پولیس نے گولیاں چلا دیں۔ جس سے ایک شخص ہلاک اور تین مجروح ہوئے

(//)

لندن ۱۶ مارچ۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ کولج نے مسٹر وارن کو اٹارنی جنرل مقرر کیا تھا اس کے واسطے سینٹ کی تصدیق کی ضرورت تھی لیکن سینٹ نے اس تقرری کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا

(//)

قسطنطنیہ ۱۵ مارچ۔ اسمبلی نے کردوں کی بغاوت فرو کرنے کے لئے ایک کروڑ لائر منظور کئے ہیں۔ سرکاری تخمینہ کے مطابق اس بغاوت کو فرو کرنے میں دو تین ماہ لگینگے (//)

لندن ۱۶ مارچ۔ فلم میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے گورنمنٹ کی مذمت کی کہ اس نے مجوزہ مسودہ جنیوا کو نامنظور کر دیا ہے۔ یہ مسودہ صرف اس امر کا اعتراف تھا کہ دنیا میں بسنے والی قومیں قابل عزت اور منصف مزاج ہیں۔ اور کہ ثالثی جھگڑے ختم کرانے بہترین ذریعہ ہے۔ مسٹر چیمبرلین کی تجاویز مسودہ کی تجاویز سے زیادہ قابل اعتراض اور پُر از نقص تھیں۔ نوآبادیوں نے جنیوا ایں مسودہ کو نامنظور نہیں کیا تھا۔ مجھے پتہ نہیں کہ اس کے بعد کیا ہوا ہے۔ لیکن لیبر پارٹی یہ جاننے کی کوشش کریگی۔ مسٹر چیمبرلین نے جو شرائط پیش کی ہیں اگر انہیں نوآبادیوں کے سامنے رکھا جاتا تو کوئی بھی نوآبادی انہیں پسند نہ کرتی۔ سابق وزیر اعظم نے تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ مجوزہ مسودہ معاہدہ امن و امان مردہ ہو گیا ہے۔ مسودہ زندہ باش!

(//)

ناگپور ۱۷ مارچ۔ آج مطالبات زر پر بحث ختم ہو گئی۔ گذشتہ سال سوراجیوں نے تمام بجٹ کو مسترد کر دیا تھا۔ لیکن امسال انہوں نے قریباً تمام مطالبات کو غور و خوض کے بعد پاس کر دیا۔ (سوائے وزراء کی تنخواہوں کے متعلق مطالبے زر کے) اور صرف چند تخفیف کیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سی پی کے سوراجیوں کی پالیسی میں تبدیلی ہو گئی ہے۔ گذشتہ سال کونسل کی منظوری کے بغیر جو مصارف کئے گئے تھے۔ ان کے متعلق ضمنی مطالبات زر پر ووٹنگ سے ظاہر ہو گیا کہ برار کے سوراجیوں میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ برار کے تین سوراجیوں نے کھلے طور پر سرکاری ممبران کے ساتھ ووٹ دیئے ہیں۔ چار نے ووٹ دینے سے احتراز کیا اور باقیوں نے دیگر سوراجیوں کیساتھ ووٹ دیئے۔ سی پی مرہٹی اور دیگر سی پی ہندی اضلاع کے سوراجی ممبران نے مع چند برار کے ممبران کے گورنمنٹ کو ضمنی مطالبات زر کے متعلق ایک یا دو تحاریک میں شکست دی۔ غیر سرکاری ریزولیوشنوں پر کل بحث کیجائیگی۔

(//)

پنجاب میں اس سال ۱۸ ہزار طلبا میٹریکولیشن کا امتحان دے رہے ہیں۔ صرف دہلی کے سنٹر میں ۱۳۰۸ طلبا امتحان دے رہے ہیں

(//)

ولائتی اسلام کی حقیقت

معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

پیغام کی دوسری دلیل قتل خنزیر پر یہ ہے کہ کیا آج خود عیسائی ممالک حضرت مسیح موعود کے اثر سے اسلام کی طرف نہیں آ رہے ہیں (پیغام صلح ۲ فروری)

سب سے غلط بیان جو لاہوری احمدی اہل اسلام سے کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ولایت میں خواجہ کمال الدین صاحب اور ووکنگ مشن کے وسیلہ سے سارا انگلستان اسلام کی طرف آ رہا ہے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو پھانسنے کا یہ گُر انہیں اچھا ہاتھ آ گیا ہے اور اس سے ہزاروں روپے چندہ وصول کیا جا رہا ہے۔ بیچارے مسلمانوں کو اندرونی حالات کا علم نہیں اور نہ ہی ہمارے دیہاتی ناواقف مسیحی صورت معاملات سے واقف ہیں۔ لہٰذا آج ہم مجبور کر دیئے گئے ہیں کہ ولائتی اسلام کی ہو بہو تصویر دنیا کے سامنے کھینچ کر کھڑی کر دیں اور خود خواجہ کمال الدین صاحب کے منہ سے سُنا دیں کہ ولائتی اسلام ہرگز ہرگز اسلام نہیں۔ بلکہ دبی زبان سے مسیحی مذہب کا اقرار ہے۔ ہاں اگر یہی شوق ہو کہ اسے اسلام کے نام سے موسوم کرنا ہے تو ستو

یہ ولائتی اسلام کس قسم کا ہے

ولائتی اسلام ریشنلزم ہے اس سے پہلے ایڈیٹر نور افشاں نے ۱۳ فروری کی اشاعت میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب لکھ چکے ہیں۔ کہ

"ہم آج انگلستانی دوستوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ ان میں سے ایک کافی تعداد اسلام کی حلقہ بگوش بن چکی ہے۔ در اصل انہیں ایک کثیر تعداد ایسی ہے جنکا ذاتی مطالعہ ان میں ایسے عقائد پیدا کر دینے کا موجب ہو چکا ہے جو قریب قریب اسلام ہے۔ ہاں وہ خود ابھی تک نہیں جانتے کہ وہ مسلمان اندر ہی اندر ہو چکے ہیں۔ وہ اپنے عقیدہ کو مذہب معقولیت (معقولیت ریشنلزم) قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کے مسلمات تو بالکل اسلام ہی اسلام ہیں۔ وغیرہ (اشاعت اسلام جلد نمبر ۱ ص ۵)

اس کا صاف و صریح یہ مطلب ہے کہ مذہب معقولیت کے عقائد کو تسلیم کر کے خواجہ صاحب اس کا نام اسلام اور اس کے پیروؤں کو مسلم قرار دے لیتے ہیں۔ اور جب ان کو نہ کچھ ترک کرنا پڑتا ہے نہ تسلیم۔ تو انہیں مسلمان کہلانے میں ہرج ہی کیا ہے۔ پس آپ سے پہلے ہی ولایت میں اسلام موجود تھا۔ لہٰذا خواجہ صاحب کا ہندوستانی مسلمانوں کی جیبیں خالی کر کے وہاں موج ماننا بالکل فضول ہے۔ اگر اسلام ذاتی مطالعہ ہی سے لوگوں میں آ جاتا ہے تو قرآن۔ حدیث اور شرع کا کیا فائدہ اور سب سے بڑھ کر مسیح موعود کی تو کچھ بھی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ لوگ آگے مسلمان ہیں۔ اگر نہیں جانتے کہ ہم مسلمان ہیں تو اس سے فرق ہی کیا پڑ سکتا ہے؟

قابل فخر مسلمان

ماہ جنوری ۱۹۱۵ء کے پرچہ اسلامک ریویو میں لکھا ہے کہ

"آپ خدا کے فضل سے نو مسلموں کی تعداد اس قدر ہے کہ انہوں نے علیحدہ سوسائٹی بنائی ہے جس کا نام برٹش مسلم سوسائٹی رکھا ہے اور جس کے پریذیڈنٹ لارڈ ہیڈلے بالقابہ ہیں"۔ ص ۶

ولائت کے مذہب معقولیت کے پیروؤں کو مسلم قرار دے کر ولائتی اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ اور لارڈ ہیڈلے کو اس کا صدر بنا دیا۔ لہٰذا لارڈ ہیڈلے ولائتی مسلمین کا عکس ہیں۔ چنانچہ لارڈ صاحب موصوف نے بزبان خود فرما دیا کہ اس سوسائٹی (برٹش مسلم سوسائٹی) کا پہلا پریذیڈنٹ ہونے کے لحاظ سے میں خیال کرتا ہوں کہ میں ان تمام لوگوں کے خیالات کا ترجمان ہونگا۔ جو ہماری اس انجمن میں کسی قسم کی دلچسپی رکھتے ہیں"۔ (اشاعت اسلام۔ فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۸۷)

پس اگر ہم یہ بتائیں کہ لارڈ ہیڈلے کا اسلام کس قسم کا ہے تو جان لیجئے کہ ولائتی نومسلموں کا اسلام معلوم ہو چکا۔ اب ہم لارڈ صاحب کی ایک تقریر کے چند اقتباسات نقل ذیل کرتے ہیں جو کہ اشاعت اسلام فروری ۱۹۱۵ء کے صفحات ۸۲ لغایت ۹۷ پر درج ہوئی ہے۔

اسلام و عیسائیت ایک ہیں مجھے تو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میں عقیدۃً مسلمان ہوں۔ ۔ ۔ ۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنی نجات کے لئے کبھی بپتسمہ پر ایمان لانا یا عیسائی مذہب کے کسی فرقہ کو قبول کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ اس لئے میرے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ میں نے کوئی ایسا مذہب چھوڑا جس پر مجھے یقین تھا۔ میرے نزدیک ہمارا پہلا مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہم اپنے ملنے والوں کو اطلاع دیں کہ ہمارا مذہب اس مذہب کا دشمن نہیں جس کا نام عیسائیت ہے۔ بلکہ اس میں شش صد سالہ مزید نور و ہدایت ہے۔ اور عیسائیت کی طرح یہ مذہب بھی ان فرائض پر مشتمل ہے جو ہم پر خدا کے اور ہمارے ہمسائیگان کے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ جو مختلف فرقہ جات عیسویت کی تحکمانہ تعلیم کی اطاعت کرنا نا ممکن سمجھیں۔ وہ اس سیدھے سادے مذہب کو قبول کرنے میں کوئی تکلیف نہ پائینگے۔ ایک اور جماعت

دہریہ مسلمان بھی ہے جو کسی مذہب مروجہ یورپ کو اپنے موافق نہ پا کر عملاً دہریہ بن بیٹھی ہے۔ اس جماعت کے لئے اسلام بہت ہی موزوں ہوگا

اسلام مغربی تہذیب کا محافظ اسلام انسان کے فطرتی

جذبات اور اُسکی عقل کو مخاطب کرتا ہے۔۔۔ ہمیں اہلِ مغرب کو یہ دکھلانا ہے کہ اس مذہب کو عام طور پر قبول کر لینے سے ان کے خاص مغربی اوضاع و اطوار میں چنداں فرق نہ آئیگا۔۔۔ مشرق اور مغرب کے حالات زندگی بہت حد تک ایک دوسرے سے مختلف

شریعت پُرانی ہو چکی | اور نہ وہ عادات و رواج اس وقت موجود ہیں جو آج سے ۱۳ سو برس پہلے موجود تھے۔ لیکن وہ عظیم الشان اور بنیادی اصول جو آنحضرت صلعم نے اُس وقت قائم کئے اور آج بھی ویسے ہی صحیح اور مناسب حال ہیں جیسے وہ آپ کے زمانہ میں تھے۔

۔۔۔۔ جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علےٰ خلق اللہ پر ایمان رکھنا ہماری نجات

دلائل عقیدہ | کے لئے ضروری ہے۔۔۔ تو اس اسلام کو ماننے میں کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کوئی اہلِ مغرب اس پر اعتراض کر سکتا ہے۔

شریعت فضول ہے | لیکن اگر بعض مراسم و شعار پر بہت زور دیا جائے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے کے خاص لوگوں کے مختلف حالات اور مختلف آب و ہوا میں مناسب حال تھے۔ اور یہ زور دیا جائے کہ یہ مراسم اصولاً اہم ہیں تو ہمارے لئے اس وقت ترقی کرنا مشکل ہو جائیگا ہمارے دعوے کے ثبوت میں۔۔۔ یہ دلیل ہے کہ ایک سچے مسلم کے دل میں کبھی شرک اور دہریت کا خیال بھی نہیں آسکتا۔ (باقی ماقی)

خان

التماس

نامہ نگار صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ مضمون لکھتے وقت کاغذ کے ایک طرف لکھیں اور نثر و نظم علیحدہ علیحدہ ہوں

ایڈیٹر

اشتہار ۲/۱

اگر کسی صاحب کے پاس لائق فروخت یا بابو ریلجس بک ڈیپو میں حسب ذیل کتب پرشین اُردو میں ہوں تو ان کی قیمت سے اطلاع فرما کر سرفرازی بخشیں۔

کلید الکتاب ۔ تواریخ کلیسیا مکمل (کلاں)

تواریخ کلیسیا پنجم صدی تک کی۔ دینِ حق کی تحقیق مکمل

احوال یہودیاں ۔ جارج بڑر صاحب کی نصیحتیں خطوط بنام جوانان ہند ۔ تفصیل الکلام۔ آر۔ یہ لیکچرس (ڈاکٹر کلارک و پادری گولک ناتھ) مسیحی تعلیم گرنتھ میں (یہ ایک چھوٹا رسالہ ہے) عہد جدید (جس کے بموجب کلید الکتاب لکھی گئی) بائبل ڈکشنری۔ رومن اُردو (Mather)

تفسیر مقدس انجیل متی رسول ۔ ڈاکٹر عماد الدین لاہز

تفسیر مقدس انجیل مرقس " "

تفسیر انجیل مقدس لوقا " "

تواریخ المسیح ۔ مکمل " "

حکمت مسیح ۔ توریت میں مسیح ۔ بزرگان زمانہ سلف

اور انگریزی میں 1. Faith & facts of the Church of England. By Nelson

نہالچند بیرنگ ہائی سکول ٹبالہ ضلع گورداسپور

اشتہار

چونکہ میرا شوہر پریم داس قوم عیسائی ساکن فرخ آباد شادی کے تین ماہ بعد ۱۹۱۳ء میں مجھے الہ آباد اپنے مکان میں چھوڑ کر غائب ہو گیا ہو چونکہ اس وقت سے لیکر آج تک قریباً بارہ سال کا عرصہ ہو چکا ہے اور اس عرصہ میں مجھے اسکی کوئی خبر نہیں ملی ہے۔ لہٰذا اس اشتہار کے ذریعہ مسمی پریم داس کو اطلاع دیتی ہوں کہ اگر وہ ابتک زندہ ہے تو دو ماہ کے اندر مجھ سے خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کرے بعد دو ماہ گذرنے کے وہ فوت شدہ متصور ہوگا اور مجھے دوسری شادی کرنیکا حق حاصل ہوگا۔

بتخط خوشحالی نرس معرفت کے۔ ایس۔ الیہ۔ رکھا ایڈیٹر متصل ماشنڈیل برج۔ قیصر گنج۔ اجمیر۔ (مورخہ مارچ ۱۹۲۵ء)

بیرنگ ہائی سکول ٹبالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشنما تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونیکی گنجایش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول ٹبالہ ضلع گورداسپور

بوئنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری تک فی طالب علم پانچ روپیہ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔

کلاس فیس سرکاری کا نرخ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ انیں جو لکھنا ۱عــہ سے مالــح تک کرد کرول ۱عــہ سے ۲عــہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوانچند صاحب پروپرائٹر چھپا۔